سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ اگست بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ ران پر پھوڑے کی تکلیف میں بھی کچھ افاقہ ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ رات بغیر دوائی کے نیند آ گئی

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس سلسلے میں داخل ہو کر تم ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ

جس کا خدا مددگار ہو مشکلات کے ایام اس کے لئے ایسے ہوتے ہیں کہ گویا وہ بہشت میں ہے

"اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے۔ یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست و مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے۔ تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں مختصر یہ کہ خدا خود ان کا حافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا ایسا خدا ہے کہ وہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے۔ وہ عالم الغیب ہے، وہ حیّ و قیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لئے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقا کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھلائے ہیں۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

مبلغ افریقہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کی تشریف آوری

ربوہ ۹ اگست۔ کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سوا تین سال تک غانا اور نائیجیریا کے علاقوں میں فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے بعد واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ مقامی احباب نے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا پُرخلوص خیر مقدم کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قریشی صاحب کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ اگست۔ کل سے گرد و غبار چھایا ہوا ہے اور بادلوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ لیکن بارش تا حال نہیں ہوئی۔

ضروری اعلان

احباب اپنے بیمار و غریب بھائیوں کا خیال رکھیں

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں مستحق اور نادار مریضوں کے لئے ایک علیحدہ فنڈ کچھ عرصہ سے قائم ہے اور اس فنڈ سے بہت سے مستحق مریض مفت علاج کروا رہے ہیں۔ مگر اب صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اس فنڈ میں رقم کم ہے اور ماہ جولائی میں جو خرچ نادار مریضوں کی ادویہ پر ہوا ہے وہ قرض لے کر کیا گیا ہے بلحاظ ا خاکسار بہت تکلیف کے احساس کے ساتھ بذریعہ الفضل تمام ایسے مریضوں کو جو اس فنڈ سے مفت علاج کا استفادہ حاصل کر رہے تھے۔ یہ اطلاع دیتا ہے کہ آئندہ سے ہسپتال اس فنڈ سے کوئی امداد نہیں دے سکے گا۔ نیز خاکسار جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے غریب و نادار بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں اور صدقات کی رقوم زیادہ سے زیادہ اس فنڈ میں بھجوائیں۔ تا جو صدقۂ جاریہ شروع تھا وہ ہماری سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔

خاکسار:- ڈاکٹر مرزا منور احمد ۸/۸/۶۳

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع یکم ۲ و ۳ نومبر ۱۹۶۳ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز یکم ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ناظمین اضلاع و علاقہ انصار کو اس میں کثرت سے شریک کرنے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں۔ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک اور نمائندگان کے اسماء ۲۰ اکتوبر تک بوساطت منظوری مجلس عاملہ مقامی مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰؍ اگست ۱۹۶۳ء

اتحاد کا صحیح نسخہ

دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا انسان نہیں ہو سکتا جو مسلمان کہلاتا ہو اور جو یہ نہ چاہتا ہو کہ صرف اس کے اپنے ملک ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی قانون رائج ہو۔ اسلامی قانون ہر مسلمان کے نزدیک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل میں جس کو عرف عام میں سنت رسول اللہ کہتے ہیں دکھایا ہے۔ صحابہ کرامؓ ائمہ اسلام اور مجددین علیہم الرحمۃ میں سے کوئی بھی ایسی شخصیت نہیں ہوئی جس کا عقیدہ ہو کہ وہ کلام اللہ یا سنت رسول اللہ میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اگر کسی معاملہ میں قرآن و سنت خاموش ہو تو اجتہاد یا مشورہ سے اس کو طے کیا جا سکتا ہے مگر اس میں بھی اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ کوئی امر کلام اللہ یا سنت رسول اللہ کی روح کے منافی نہ ہو۔

الغرض ہر مسلمان خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہو خواہ وہ قدیم تعلیم یافتہ ہو یا نو تعلیم یافتہ اگر وہ مسلمان کہلاتا اور مسلمان رہنا چاہتا ہے تو لازماً اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ دنیا میں اسلامی قانون کو فروغ ہو اور ساری دنیا کلام اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق نہ صرف اپنے انفرادی کام سرانجام دے بلکہ بین الاقوامی اور اجتماعی کام بھی سرانجام دے۔

پاکستان بھارت سے ایک علیحدہ علاقہ مسلمانوں نے خاص طور پر حاصل کیا ہے۔ اسکی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ان تمام وجوہات کی بنیاد اسی امر پر ہے کہ مسلمان برصغیر کی اکثریت سے بدظن تھے اور ان کو تجربہ سے یقین ہو چکا تھا کہ اکثریت ان پر بے جا دباؤ ڈال کر ان کو اپنے دین کے مطابق زندگی گزارنے میں مخل ہوتی رہے گی۔ چنانچہ موجودہ حالات جو بھارت میں اس تعلق میں رونما ہوتے رہتے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ تاثر صحیح تھا اور آج پاکستان میں مسلمانوں کو بلحاظ مسلمان ہونے کے جو آزادی حاصل ہے وہ موجودہ اکثریت کی وجہ سے اکھنڈ ہندوستان میں حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

اس لئے یہ قدرتی امر ہے کہ مسلمانوں کو پاکستان میں اسلامی قانون رائج کرنے کا خیال ہوتا۔ تاہم جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے یہ جذبہ صرف ان لوگوں تک ہی محدود نہیں ہے جو اس کا شور ڈالتے رہتے ہیں بلکہ یہ جذبہ ہر مسلمان کہلانے والے کے دل میں موجود ہے۔ اور اس کی راہ میں آج ہم جو دقتیں محسوس کر رہے ہیں وہ عام مسلمانوں کی پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں کی پیدا کردہ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہم ہی اسلام کے علمبردار ہیں۔ اور ہم ہی اقتدار لے کر اقامت دین کر سکتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ پاکستان میں بھی مسلمان عوام پر مغربی تہذیب اور ہندوانہ رسومات کی گہری چھاپ لگ چکی ہوئی ہے اور عملاً تمام مسلمان اسلامی اصولوں کے پابند نہیں رہے تاہم یہ مسئلہ سخت نازک ہے اور جو لوگ عملاً یہاں دین کا غلبہ دیکھنا چاہتے ہیں ان کا راستہ کہنا چاہیئے کہ پل صراط کا راستہ ہے۔ اور انہیں چاہیئے کہ ہر بات کا صحیح اندازہ کر کے قدم اٹھائیں اور ایسے طریقے اختیار نہ کریں جن سے مسلمانوں میں تفرق و تشتت کی خلیج وسیع ہو اور مسلمان بجائے متحد ہو کر ملک و قوم کی ترقی میں ممد و معاون ہونے کے باہم دست و گریباں رہنے میں اپنا اور اپنے بھائیوں کا وقت ضائع کریں۔

افسوس ہے کہ ملک میں بعض ایسی دینی کہلانے والی جماعتیں موجود ہو گئی ہیں جو سیاسی اقتدار حاصل کر کے اسلام کے قانون کو رائج کرنے کی داعی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ یہ مختلف جماعتیں مختلف بہانوں سے باہم دست و گریباں رہتی ہیں اور بعض صورتوں میں تو خون خرابہ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ہم نے جہاں تک غور کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف جماعتیں صرف اسلام کے غلبہ کی خواہش مند نہیں ہیں بلکہ اپنے اپنے تصور اسلام کے غلبہ کی خواہش مند ہیں۔ جس کا نتیجہ باہمی چپقلش کی صورت میں رونما ہونا لازمی ہے۔ بے شک پاکستان میں مختلف عقائد کے مسلمان فرقے رہتے ہیں تاہم یہ بھی درست ہے کہ کوئی فرقہ یا ایسی جماعت نہیں ہے جو کلام اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق قانون رائج ہونے کے خلاف ہو۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سب مسلمان اسلام کی حکومت چاہتے ہیں تو یہ باہم جنگ و جدل کیا ہے۔ اس کی وجہ معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر فرقہ یا جماعت چاہتی ہے کہ اس کے تصور اسلام کے مطابق آئین بنے یعنی قانون اس قسم کا بنے کہ صرف اس کے فرقہ اور اس کی جماعت کے مخصوص عقائد کو ہی اس میں فروغ ہو سکے۔ باقی اس کے مخالف فرقوں یا جماعتوں کے مخصوص عقائد پھول پھل نہ سکیں۔

یہ چور دروازہ ہے جو ہماری دانست میں شیطان کے لئے کھلا ہے اور جس سے داخل ہو کر وہ مسلمانوں کو باہم ایک محاذ پر جمع ہو کر اسلامی قانون کے نفاذ سے روکتا ہے اگر ہمارے مختلف فرقے اور جماعتیں اس حقیقت کو سمجھ جائیں تو اسلامی قانون کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں رہ سکتی۔ آیا مسلمان اِس بات کو سمجھ گئے ہیں یا نہیں۔ اس کی سب سے پہلی شناخت اس امر سے ہو سکتی ہے کہ ملک میں کوئی ایسی جماعت یا فریق نہ رہے جو اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرتی ہو۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ سوا اس جماعت کے ارکان کے باقی مسلمان مسلمان نہیں۔ مسلمانوں کے اس طرح اتحاد کا سوال کوئی آج ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ یہ سوال اس وقت بھی جوں کا توں تھا جب مسلمان برصغیر میں اکثریت کے دست تعدی سے بچنے کے لئے جد و جہد کر رہے تھے۔ چنانچہ قائداعظم مرحوم نے مسلمانوں کی اس اندرونی بیماری کو بھانپ لیا تھا اور مسلم لیگ کی ایک ایسی مشترکہ سٹیج قائم کر لی تھی جہاں مسلمانوں کے فرقوں کی فرقہ وارانہ اقتدار کے حصول کی روح ختم کر دی گئی تھی اور کوئی فرقہ یا جماعت اس سٹیج پر اپنی مخصوص ذہنیت اور اپنے مخصوص عقائد کی گٹھری لے کر استقامت حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ جب بعض تفرقہ پسند لوگوں نے اس سٹیج کو فرقہ داری کا اکھاڑا بنانا چاہا تو قائداعظم نے اس کو نہایت سختی کے ساتھ دبا دیا۔

یہ ایک زندہ مثال ہے جو قائداعظم نے مسلمانوں کے سامنے پیش کی ہے اور ظاہر ہے کہ قائداعظم کی کامیابی اور پاکستان کے حصول کی بنیاد اسی اصول پر قائم ہوتی ہے کہ

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

ہمارا دعوٰے ہے کہ یہی وہ طریق ہے جس سے دین پسند عناصر بھی پاکستان میں اسلامی قانون کو غالب کر سکتے ہیں۔ اگر آج خدانخواستہ کوئی ایسی جماعت جو صرف انہی لوگوں کو مسلمان قرار دیتی ہے جو اس کے اپنے معیار پر پورے اترتے ہیں اقتدار پر قبضہ کر لے تو یقیناً پاکستان مختلف فرق کے لئے میدان جنگ بن جائے گا اور (خدا نہ کرے) پاکستان کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سنہ ۱۹۲۷ء میں اپنے لیکچر شملہ میں اس بارے میں جو فرمایا تھا ہم بلا تبصرہ ذیل میں اس کو نقل کر دیتے ہیں:۔

"قومی اتحاد کے لئے پہلی چیز رواداری ہے۔ مسلمانوں میں مختلف فرقے اور عقیدے کے لوگ ہیں جب تک وہ آپس میں رواداری کا برتاؤ نہ کریں تو اتحاد ناممکن ہے۔ اب اگر ایک احمدی سمجھتا ہے کہ یونہی میں نے مرزا صاحب کا نام لیا تو گالیوں کی بوچھاڑ اور پتھر پڑیں گے۔ وہابی سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور مسجد سے باہر نکالا گیا۔ اسی طرح شیعہ سنی ایک دوسرے سے خائف اور ترساں رہیں تو رواداری کیونکر پیدا ہوگی؟

پس قومی ترقی کے لئے رواداری کا مادہ پیدا کرو اور خلاف سننے سے مت گھبراؤ کوئی ماننے پر مجبور نہیں کرتا۔

دوسرا قومی فرض اتحاد ہے۔ قومی ترقی چاہتے ہو تو مشترک امور میں ایک ہو جاؤ۔ مثلاً ملازمت کا سوال ہے کہ مسلمانوں کو حکومت کے مختلف محکموں میں ملازمتوں کے لئے ان کو جائز حق دیا جاوے اس مطالبہ میں احمدیت اور غیر احمدیت کا کیا سوال ہے؟ غور کرو مسیح کی وفات یا زندگی کو ملازمتوں کے مسئلہ سے کیا تعلق؟ اگر میں احمدی ہو کر گورنمنٹ سے اپنا حق مانگتا ہوں تو کیا اس سے عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہو جائے گی؟ یا غیر احمدی اپنا حق مانگتا ہے تو اس سے حیات ثابت ہو سکے گی؟۔

یہ دنیا کا معاملہ ہے اس میں سب شریک ہیں اور سب کا یکساں فائدہ ہے پس ہم کو ایسے معاملات میں بلا خیال فرقہ کے ایک ہو جانا چاہیئے تاکہ ہمارے مطالبہ میں قوت اور اثر پیدا ہو۔

سنّی کو سب سے زیادہ پھر شیعہ کو پھر ہم کو پھر اہل حدیث کو پس جب تک باوجود اختلاف کے مل کر نہ رہیں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ اختلاف مٹا نہیں کرتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے رحمۃ للعالمین وجود کے آنے پر بھی اختلاف رہا اس لئے کہ وہ طبعی چیز ہے صحابہ میں بعض مسائل میں اختلاف ہوتا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم جیسے عظیم الشان صحابہ میں بھی اختلاف ہوا مگر وہ فوراً صاف دل ہو گئے۔ اس لئے اختلاف سے گھبرانا

(باقی صہ پر)

میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

○ "وائس آف اسلام" کا اجرا ○ یوگنڈا زبان میں لٹریچر کی اشاعت ○ سیرت نبوی پر لانگو زبان میں پہلی کتاب

○ مقامی مبلغین کی تربیتی کلاس ○ تبلیغی سفر اور ملاقاتیں ○ ۹۵ افراد کا قبول اسلام

○ لیر کے مقام پر نئے مشن کا اجرا ○ سکول کی نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کا پروگرام

سہ ماہی رپورٹ

از مکرم عبدالرحیم صاحب کشرما بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

وائس آف اسلام کا اجراء

ہمارا اخبار وائس آف اسلام کچھ عرصہ سے بند تھا اب اس کا دوبارہ اجرا کیا گیا ہے۔ یہ اخبار جنجہ سے یوگنڈا زبان میں خاکسار کی ادارت میں نکلتا ہے۔ تبلیغی مضامین کے علاوہ سلسلہ کی ترقی کی خبریں دی جاتی ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کا یہ واحد پرچہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے پہلے دو ہزار چھپتا تھا۔ جولائی کا پرچہ پانچ ہزار چھپا ہے۔

لٹریچر کی اشاعت

اس کے علاوہ ایک پمفلٹ
Wake up – Christians.
تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ پمفلٹ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے لکھا تھا۔ یوگنڈا زبان میں نماز کی کتاب جو چھپ رہی تھی اب مارکیٹ میں آگئی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت کی خبر یوگنڈا ریڈیو نے تفصیل کے ساتھ نشر کی۔ اسی طرح یہاں کے مقتدر اخبار
Uganda Argus
نے بھی اس خبر کو شائع کیا۔ یوگنڈا زبان میں ایک اور کتاب
Enjigiriza y'Ekiyisiramu
یعنی اسلامی اسباق کی تیاری کی گئی تھی۔ یہ کتاب بھی اس ماہ چھپ گئی ہے۔

سیرت نبوی پر لانگو زبان میں پہلی کتاب

حال ہی میں ناردرن ریجن میں ہم نے ایک نیا مشن کھولا ہے۔ اس علاقہ کی زبان میں بھی ہم نے لٹریچر تیار کرنا شروع کر دیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف لائف آف محمدؐ کا ترجمہ لانگو زبان میں کروایا گیا ہے۔ کتاب پریس میں چھپنے کے لئے دے دی گئی ہے۔ لانگو زبان میں یہ پہلی اسلامی کتاب ہوگی۔ یوگنڈا کے وزیر اطلاعات و براڈ کاسٹنگ مسٹر اے اے نیکیوں اس کتاب کا دیباچہ لکھ رہے ہیں۔ وزیر موصوف نو مسلم ہیں پہلے عیسائی تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو نیک اور اسلام کی توفیق بخشے۔

تربیتی کلاس

یوگنڈا میں مختلف قبائل بستے ہیں ان کی مادری زبانوں میں تبلیغ کے لئے لوکل مبلغین ضرورت تھی۔ اس غرض کے لئے ہم نے ٹریننگ کلاس کھول دی ہے۔ سردست چھ نوجوان جو مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہیں تربیت لے رہے ہیں۔ الحاج شیخ ابراہیم سیغوما صاحب جو احمدیت قبول کرنے سے پہلے جنجہ کی جامع مسجد کے امام رہ چکے ہیں۔ ان کو قرآن کریم عربی زبان صرف و نحو اور فقہ پڑھاتے ہیں۔ خاکسار کلام اور حدیث پڑھاتا ہے۔ ان طلباء کے علاوہ مقامی افریقی احمدی بھی فارغ اوقات میں اس کلاس سے استفادہ کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ دو سال تک یہ نوجوان تبلیغی میدان میں ہمارا ہاتھ بٹانے کے قابل ہو جائیں گے۔

تبلیغی سفر اور ملاقاتیں

یوگنڈا میں ہمارے چار مشن ہیں۔ مرکزی دفتر جنجہ میں ہے۔ نشر و اشاعت کے کام کے علاوہ انتظامی امور اور دفتری خط و کتابت میں خاکسار کو کافی مصروفیت رہتی ہے تاہم وقت نکال کر مضافات میں افریقی دوستوں کے ساتھ تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔ جنجہ سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر کاسمبیرہ کے علاقہ میں چار دفعہ گیا۔ ایک تبلیغی جلسہ کیا۔ یہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح ۴۷ میل کے فاصلہ پر بوگیری ٹاؤن شپ میں دو دفعہ جا کر تبلیغ کی۔ موضع
Mbiko
میں کئی دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ یہاں پر بھی خدا تعالےٰ نے ہمیں حال ہی میں نوجوانوں کی ایک فعال جماعت دی ہے۔ کتب کی طباعت کا انتظام کرنے کے لئے دو دفعہ نیروبی گیا۔ سفروں کے دوران چیدہ چیدہ لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔
Busoga territory
کے چیف منسٹر اور وزیر تعلیم کو لٹریچر دیا۔ مکریرے کالج کے ایک پروفیسر سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ بوگیرے کے ایک شیخ سے ختم نبوت پر تبادلہ خیالات ہوا۔ یوگنڈا پارلیمنٹ کے ایک مسلمان ممبر
Mr Ali Kisekka
سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ مسٹر علی کیسیکا صحافی ہیں اور کباکا یکا پارٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں اور جماعت احمدیہ کے مداح ہیں۔ ان کو قرآن کریم کے یوگنڈا زبان میں ترجمہ کے کام میں امداد کرنے کو کہا۔ انہوں نے بخوشی کام کرنا قبول کیا۔

مشن میں تحقیق حق کے لئے آنے والوں سے گفتگو ہوتی رہی۔ ایک یوگنڈا لیڈر مسٹر ٹلیبا کو جو یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبر ہیں مشن ہاؤس میں کھانے پر مدعو کیا اور انہیں انگریزی ترجمہ قرآن اور دیگر لٹریچر پیش کیا۔ اسی طرح انفارمیشن آفیسر اور "یوگنڈا آرگس" اخبار کے رپورٹر کو چائے پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ یوگنڈا اپیلز کانگرس کے جنرل سیکرٹری مشن ہاؤس میں دو دفعہ آئے ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ ایک ہندو جو اسلام کی تعلیم سے متاثر ہیں مشن میں آتے رہے۔ ان کو لٹریچر پڑھنے کو دیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے انہوں نے لکھا ہے۔ اور ہماری مسجد میں بعض دفعہ عبادت کے لئے بھی آتے ہیں۔

اسی طرح ایک اسمٰعیلی مسلمان احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کئی دفعہ آئے۔ آج کل وہ ہمارا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے دو پادری مشن میں آئے۔ ان کے ساتھ تحریف بائیبل پر مفصل بحث ہوئی۔ ایک عیسائی سکول میں اسلام کی خصوصیات پر لیکچر دیا۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے پچانوے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جنجہ کے مضافات میں تین نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نئی جماعتیں بننے کے ساتھ مساجد کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ جنجہ سے ۴ میل کے فیصلہ پر Mbiko کے مقام پر ایک قطعہ زمین ایک ہزار شلنگ کو خریدا گیا۔ جب مسجد بنانے لگے تو بعض معاندین نے افسران سے مکرم کروانے کی کوشش کی جس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ ہم نے فی الحال کچی مسجد تعمیر کر لی ہے۔ جہاں نماز اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ہم کو کاسمبیرہ میں بھی ایک مسجد دے دی ہے۔ اس علاقہ میں ایک دوسری جگہ پر ایک افریقی احمدی نے مسجد کے لئے ہمیں ایک قطعہ زمین دیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ بھی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

ایسٹ افریقہ کی یونیورسٹی کا افتتاح

۲۸ جون کو یونیورسٹی آف ایسٹ افریقہ کا افتتاح ہوا Dr Julius Nyerere کو جو ٹانگانیکا گورنمنٹ کے صدر ہیں یونیورسٹی کا پہلا چانسلر بنایا گیا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

خاکسار کو بھی دعوت نامہ آیا۔ اس موقعہ پر کینیا اور یوگنڈا کے وزراء سے ملاقات ہوئی مختلف ممالک کی ۹ یونیورسٹیوں کے نمائندے بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ان میں سے بعض سے تعارف حاصل ہؤا۔ اپنے مشن کے متعلق انہیں معلومات بہم پہنچائیں۔

نیروبی کے اس سفر میں پاکستان کے نئے کمشنر مسٹر خرم خان پنی سے دو دفعہ ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔ اسی طرح جماعت نیروبی کے ایک وفد کے ساتھ ہندوستان کے ہائی کمشنر کو ملنے گیا۔ اور قادیان کی جائدادوں کے متعلق حکومت ہند کے رویہ کے متعلق ان سے پروٹسٹ کیا۔ کمشنر صاحب ہمدردی سے پیش آئے اور انہوں نے ہمارے جذبات کو بذریعہ تار اپنی حکومت کو پہنچانے کا وعدہ کیا۔

نئے مشن کا اجراء

ماہ مارچ میں ربوہ سے نئے مبلغ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح تشریف لائے ان کے اعزاز میں پارٹی دی اور مشن اور جماعت کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہا۔ ان کی آمد کی خبر ریڈیو یوگنڈا نے نشر کی۔ اسی طرح یوگنڈا آرگس اخبار میں بھی ان کے فوٹو کے ساتھ احمدیت کے متعلق ایک مختصر نوٹ شائع ہؤا۔ مکرم ذبیح صاحب کو شمالی حلقے میں متعین کیا گیا ہے۔ لیرا کے مقام پر انہوں نے مشن کھولا ہے۔ یہ اس ملک میں ہمارا چوتھا مشن ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی دے۔

متفرق امور

یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کو نئے سرے سے رجسٹرڈ کروایا گیا۔ اسی طرح سیٹا کے مقام پر سات ایکڑ زمین کا ایک قطعہ سکول کے لئے لیا گیا تھا مشن کے نام اس کے انتقال میں بعض قانونی روکیں تھیں۔ اس سلسلہ میں افسران اور وکلاء کو متعدد بار ملا۔ کئی ماہ کی جدوجہد کے بعد اب سب مراحل طے ہوئے ہیں اور پلاٹ ہمیں لیز پر مل گیا ہے۔ سکول کی مستقل عمارت انشاء اللہ جلد ہی شروع کی جائے گی۔ ایک ماہر تعمیرات سے نقشہ بنوا لیا گیا ہے۔

ہمارے سکول کو کھلے ابھی ڈیڑھ سال ہی ہؤا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نے اچھی شہرت حاصل کر لی ہے۔ اس سال ہم نے ایک اور کلاس بڑھائی ہے اب پانچ جماعتیں ہو گئی ہیں۔ ایک سو اسی طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ دور کے علاقوں کے مسلمان لکھتے ہیں کہ بورڈنگ ہاؤس بھی ساتھ بنایا جائے تا وہ اپنے بچوں کو ہمارے پاس بھجوا سکیں۔

بالآخر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد جلد اس ملک میں احمدیت کو پھیلا دے +

خاکسار

عبد الکریم شرما

انچارج یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن

قافلہ قادیان کیلئے حکومت کو درخواست بھجوائی جا چکی ہے

خواہشمند احباب میرے دفتر میں جلد درخواستیں بھجوا دیں

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب قائممقام ناظر خدمت درویشاں

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان کے ذریعہ میرے دفتر سے درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ اس دفعہ قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا۔ اور قافلہ کی روانگی بشرط منظوری انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷؍ دسمبر کو لاہور سے ہو گی اور قادیان سے واپسی ۲۱؍ دسمبر کی شام کو ہو گی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں جانا چاہیں وہ میرے دفتر سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکے نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

(۲) ہر درخواست پر صدر مقامی جماعت یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

(۳) گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کریں۔

جن احباب کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعے پاسپورٹ تیار کروانے کی کوشش فرمائیں تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں +

(مرزا عزیز احمد قائممقام ناظر خدمت درویشاں) ۱/۸/۶۳

تحریک وصیّت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

" خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی۔ اور بعد موت۔ وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

لیڈرز (بقیہ صفحہ ۲)

نہیں چاہیئے۔ یہ اختلاف علماء، صلحاء اور اولیاء میں ہوتے رہے اس کی پروا نہ کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف امتی رحمۃ فرما دیا تو اس سے ڈرتا اور گھبراتا کیوں ہے؟ اختلاف کو رحمت بناؤ نہ کہ لعنت۔ اب مَیں بتاتا ہوں کہ یہ اختلاف رحمۃ کیوں ہے؟ دیکھو اگر سائنس دانوں میں اختلاف نہ ہوتا تو یہ ایجادات جو آئے دن ہو رہی ہیں اور جن سے ملک اور قوم کو نفع پہنچتا ہے کیونکر ہوتیں۔ اسی اصول پر اگر امت میں رہ کر اختلاف کریں تو رحمۃ کا موجب ہوگا۔

اس نکتہ کو سمجھ لو۔ اگر تم باوجود اختلاف کے اتحاد کرو گے تو کیوں رحمۃ نہ ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک، دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہو؟ مَیں کہتا ہوں یہ اعتراض غلط ہے۔ ایک شیعہ اگر منار پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے یا کوئی اور دوسرے کو کافر کہے تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ جب مَیں ایک ہندو سے مل کر گورنمنٹ سے متحدہ قومیت کے نام سے حقوق کا مطالبہ کر سکتا ہوں تو کس قدر شرم کی بات ہو گی کہ ہم مختلف فرقوں کے مسلمان اتحاد اسلامی کے رنگ میں اسلامی حقوق کا مطالبہ نہ کر سکیں؟

کافر کو لوگ شاید گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ابھی بعض کوتاہیاں اس میں باقی ہیں۔ ہندوؤں کو بھی اس لفظ سے دھوکا لگا ہے اور اسی لئے انہوں نے اپنے نئے مطالبات میں کافر نہ کہنے کا مطالبہ بھی درج کر دیا ہے۔

مَیں نے مسلمانوں کو بارہا اتحاد اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراض مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کریں۔

مَیں نے مسلمانوں کی جو سیاسی تعریف کی ہے اسے تمام دوسرے لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ پھر مسلمانوں پر تعجب ہو گا اگر وہ اس حقیقت پر غور نہ کریں۔

میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔"

(لیکچر شملہ صفحہ ۲۷ تا ۲۹)

معاصرین سے

دورِ حاضرہ میں مسلمانوں کا مقام

منقول از روزنامہ نوائے وقت

پاکستانی سوسائٹی ایک خاص پس منظر ایک خاص جذبے اور ایک خاص سلسلہ اقدار و افکار کی حمایت کی بنا پر منظر عام پر آئی ہے۔ مختصراً تحریک پاکستان اسلامی عصبیت پر قائم اور کامیاب ہوئی۔ اب اس میں کوئی شک نہیں کہ نو آزاد اور پسماندہ ملک (کہ پسماندگی اُس کی غلامی کا قانون اور قیمت ہے) کو سب سے بڑا یہ سوال درپیش ہے کہ وہ کس طرح اپنی پسماندگی کا مداوا کرے اور اپنی غلامی کی آلودگی اور کمزوری کو دھوئے؟ اس کی آزادی کے قیام کا تقاضا ہے کہ وہ دورِ حاضرہ کے . . . . ارکانِ طاقت سے مزین اور متصف ہو۔ اس لئے اقتصادی ترقی کی آرزو اور کوشش نزاعی مسئلہ نہیں۔ اس کی ضرورت اظہر من الشمس ہے۔ لیکن کیا صرف اس ضرورت کو ملحوظ نظر رکھ کر تحریک پاکستان کے مضمرات و محرکات تشکیل پذیر ہو سکیں گے؟ کیا ان کی نشوونما اور ارتقاء کے لئے خاص ساز و سامان کی ضرورت ہے یا نہیں؟ مغرب کی مادی ترقی سے مسحور ہونا غیر فطری امر نہیں۔ لیکن اس کو زندگی کا ملجا و ماویٰ جاننا یقیناً غلطی ہے۔ روس کی اقتصادی ترقی یقیناً حیرت انگیز ہے اور اس طریق کار کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ جس نے تیس سال کے مختصر عرصہ میں اسے مغرب کے شانہ بشانہ لا کھڑا کیا۔ لیکن اقتصادی ترقی ہی روسی نظام کا مرکزی نکتہ نہیں اس نظام کی بنیادی اقدار ایک خاص فضائے زندگی کی متقاضی ہیں؟ کیا وہ فضا ہمیں قابل قبول ہو سکتی ہے؟ اس وقت دنیا میں دو بڑی تہذیبیں کہئے یا سلسلۂ افکار کہئے یا تحاریک تسلط و تغلب ایک دوسرے سے متقابل ہیں۔ ایک طرف مغربی سرمایہ پرستی ہے تو دوسری طرف روسی اشتراکیت ان کی مڈھ بھیڑ سے ہی موجودہ دور کی صورت گری ہو رہی ہے۔ اس مڈھ بھیڑ کے گھمسان میں ہماری پاکستانی سوسائٹی اپنی مخصوص اور انوکھی بنیاد پر قائم ہوئی ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ ہمارا دورِ حاضرہ کے منظر اور کشمکش سے کیا تعلق ہے۔ مغرب اور مشرق سے ہمارا متاثر ہونا تو لازمی اور ناگزیر ہے۔ لیکن کیا ہم بھی کسی اثر و نفوذ کے حامل ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہیں تو ہم کس وقت میں اثر انداز ہوں گے؟

مغربی سوسائٹی کی ترقی خیرہ کن ضرور ہے مگر اس کے شر انگیز پہلو بھی متعدد ہیں۔ دو عظیم جنگیں اسی سوسائٹی کی پیداوار ہیں۔ سامراجی نظام حکومت و اقتصادیات بھی اسی کی خصوصی صفات ہیں کہ ان کی رو سے زیر اثر سوسائٹیوں کی طاقت کا ست کھینچنے کے لئے ایسے طریقے ایجاد کئے گئے جو تاریخ میں کبھی استعمال نہ ہوئے تھے۔ ایک قوم کے دوسری قوم پر غلبے کی داستانیں عام ہیں لیکن جن سائنٹیفک طریقوں سے مغربی اقوام ایشیائی و افریقی ممالک کی ہر نوع کی دولت اپنے تصرف میں لائیں۔ پہلے کبھی ممکن اور متصور نہ تھے زیادہ سے زیادہ ایک فاتح قوم مفتوح ملک کی سوسائٹی کا رکن اعلیٰ بن جاتی تھی لیکن ملک کی دولت ملک میں ہی رہتی تھی۔ مغربی سامراج نے پہلی دفعہ ایک ملک کے تمام ذرائع دولت دوسرے ملک میں کشید کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ نو آزاد ملکوں کی پسماندگی کا راز اسی حقیقت میں مضمر ہے۔ آج اگر آپ مغربی امداد کے طور طریق کا جائزہ لیں تو اس کا بھی یہی مقصود ہے کہ امداد لینے والا ملک امریکہ یا برطانیہ کا مطیع و غلام بن جائے اور خصوصاً خارجہ حکمتِ عملی میں مغربی دائرۂ اثر سے باہر قدم نکالنے کی ہمت نہ کرے ورنہ اس کی پاداش میں امداد کی بندش کی سزا ننگی تلوار کی طرح سر پر معلق ہے۔ دراصل مغربی سوسائٹی روحانی اقدار سے عاری ہو چکی ہے اور اس کی حکمت عملیاں اور اقدام اپنے تسلط کے بقا کے سوا کسی اعلیٰ و ارفع منتہائے مقصود سے وابستہ نہیں۔ مذہب کی روح تو چرچ کی تنظیم کے ہاتھوں سلب ہو چکی ہے۔ اب رہی سہی اخلاقی اقدار بھی اختتام پذیر ہو رہی ہیں گو جسٹس مارشل نے وارڈ کے مقدمہ میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ کرسٹین کیلر کے معاشقے برطانوی سماج کا معمول نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مغربی سوسائٹی میں یہ واقعہ غیر معمولی ہے ہی نہیں۔ یہ تو محض سیاسی پس منظر کی وجہ سے اتنا اہم بن گیا۔ عالمی سیاست کی گہما گہمی اور شور و غوغا میں معاشرتی اقدار پر توجہ مرکوز نہیں ورنہ جس نہج پر مغربی سوسائٹی چل رہی ہے مجھے یقین ہے کہ اس کا آئندہ بحران ہی معاشرتی ہو گا۔ قطرہ قطرہ اخلاق باختگی کے اثرات ایک مہیب طوفان کی صورت اختیار کر رہے ہیں اور جس وقت اس طوفان میں جوش آیا اس سے مغربی سوسائٹی کی بنیادیں بچتی نظر نہیں آتیں۔ جنگ عظیم کے بعد ایمانی کمزوری کا یہ حال ہے کہ اب افراد کے افعال پر اُس مذہب کا بھی اثر نہیں رہا جو مغربی طاقتوں نے قومیت کا بُت بنا کر پوجا ہے۔ اعلیٰ ترین حلقوں کے ارکان روسی جاسوسی کے فرائض ادا کرنے پر مستعد ہیں۔

مغرب کی طاقت عظیم، امریکہ کا حال دیکھئے۔ وہاں نسلی امتیاز اُن کی تہذیب کا ایسا طرۂ امتیاز بن چکا ہے کہ ان کے اپنے حبشی نژاد ہم قوم تو ایک اقلیت کی صورت ان کے غلام ہیں ہی واشنگٹن میں افریقی ملکوں کے سفیروں تک کو سفید فام محلوں میں جائے رہائش ملنی محال ہے ان کی رنگ نوازی کا یہ عالم ہے کہ وہ روس کی کمیونزم کو نظر انداز کر کے اہل روس کی سفید فامی کو اپنے لئے وجہ اشتراک و تعلق بنا رہے ہیں۔ ڈیگال نے علی الاعلان کہا کہ یورپ کی حدود یورال تک پھیلی ہوئی ہیں جہاں سے "پیلا خطرہ" شروع ہوتا ہے۔ گویا روسی کمیونسٹ کیتھولک سوسائٹی کے بھائی بند ہیں! کیا یہ اقوام نظریاتی جنگ لڑنے کی اہل ہیں؟ کون سا نظریہ؟ مغربی اقوام کا ایک ہی نظریہ اور ایک ہی عقیدہ ہے — طاقت! اس کے قیام کے منتہائے مقصود کے سامنے ہر عقیدہ اور ہر نظریہ ہیچ ہے۔!

کمیونسٹ سوسائٹی کے حالات سے سوائے اس کے کہ وہاں ایک طبقہ مستقل طور پر دوسرے تمام طبقوں پر حاوی اور مسلط ہے، خارجی دنیا کما حقہ واقف نہیں۔ لیکن روسی چینی نزاع سے ایک نکتہ بالکل اظہر من الشمس ہو گیا ہے کہ کمیونزم اس عالمی سوسائٹی کی بنیاد ڈالنے میں نااہل ثابت ہوئی ہے جس کی دورِ حاضرہ کی کرہ ارضی کی وحدت متقاضی ہے۔ آج ارضی قربت کا یہ عالم ہے کہ معلوم ہوتا ہے گویا کل نوعِ انسانی ایک ہال میں جمع کر دی گئی ہو۔ چونکہ اس کے مختلف قبیلے ہنوز ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، ان کی قربت ایک فسادِ عظیم کی تمہید بن رہی ہے۔ یعنی ان قبیلوں کی دوری سے جو عافیت کرہ ارض کو حاصل تھی وہ جاتی رہی ہے۔ انقلاب روس کی ایک بہت بڑی جاذبیت یہ تھی کہ تحریک کمیونزم کی عالمگیری سے قومیتوں میں منتشر شدہ دنیا کے پس منظر میں یہ جانفزا خیال پیدا ہوا تھا کہ اب نوعِ انسانی کے اخوت کے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ آج معلوم ہوا کہ یہ

سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

روسی چینی انشقاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس اتحاد کا روس علمبردار اور سربراہ نظر آتا تھا وہ نظریاتی نہیں بلکہ طاقتی اور سامراجی ہے۔ جہاں یوگوسلافیہ کی طاقت کو دبایا جا سکتا تھا چین کی طاقتِ عظیم دبایا نہیں جا سکتا۔ دنیائے کمیونزم کو یہ سوال درپیش ہے کہ وہ چینی نظریات کی پاسدار بنے یا روسی اقتدار کی؟ غرض کہ کمیونزم اس مقصود کو نہ پا سکا جس کی اس کے ہاتھوں ایک وقت امید قائم ہوئی تھی۔ ہاں ہمہ مغرب اور کمیونسٹ سوسائیٹیاں انتہائی خوفناک اسلحہ سے مسلح ہیں۔ یعنی دنیا کی قسمت دو بے راہ رو طاقتوں کے ہاتھ میں ہے ایک احترامِ آدمی کی قدر سے عاری ہے تو دوسری روحانیت کی دشمن۔ کیا مغرب سے توقع ہو سکتی ہے کہ اگر اسے مناسب موقع ملے تو وہ اپنے مفاد کی خاطر جوہری اسلحہ کو استعمال نہ کرے گا؟ کیا امریکہ نے اس وقت جب اسے کسی تقابل کا ڈر نہ تھا ایٹم بموں سے جاپانی ایشیاؤں کو تباہ نہیں کیا؟ کیا وہ سوسائٹی جو بنی نوع انسان کی تقسیم کو اپنا بنیادی عقیدہ سمجھتی ہے محض انسان کی تکریم و تعظیم کے خیال سے آلاتِ تخریب کو استعمال کرنے سے باز رہ سکے گی؟

پاکستان کو اقتصادی ترقی سے ضرور مسلح ہونا چاہیئے لیکن جس بات کو ہمیں اپنے فکر اور غور کا مرکز بنانا چاہیئے وہ یہ ہے کہ آج دنیا کا بحران ان چند بنیادی اقدار کے فقدان سے رونما ہو رہا ہے جن کے حامل مسلمان ہیں۔ اپنی ناطاقتی اور بے بضاعتی اور دوسروں کی طاقت کے پیشِ نظر ہماری ذمہ داری کی وہی صورت ہے جو

ع: لڑا دے ممولے کو شہباز سے

کے حکم سے مرتب ہوتی ہے لیکن حقائق سے انکار ناممکن ہے۔ اسلام کے آخری پیغام اور "ان الذین عند اللہ" کے دعاوی کا ثبوت یہ ہے کہ آج صرف مسلمان اللہ کے وجود کا واضح اور عام فہم تصور پیش کر سکتے ہیں یہ تصور تثلیث کے فکری غبار اور بت پرستی کی تاریکی سے منزہ ہے جہاں عیسائیت کی روحانیت کا چرچ کی تنظیم نے کچومر نکال دیا ہے۔ اسلام کی روحانی اور فکری تحریک زندہ ہے اور اس کی زندگی کی سب سے روشن مثال پاکستان کا ظہور ہے۔ پھر یہودیوں کی طرح مسلمان ایک حقیر عنصر نہیں وہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور ان کا دائرۂ اثر و رسوخ ہنوز وسیع ہے۔ مغربی استعماریت، جس سے عیسائیت وابستہ اور بدنام ہوئی اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ کر رو بہ تنزل ہے اور نوعِ انسانی کے لئے اس کی جاذبیت کم سے کم تر ہو رہی ہے۔ اس کے خلاف اہلِ اسلام استعماریت سے دور مساوات کے ایک نئے دَور کا خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ دنیا کی کمزور قوموں کے ساتھ چلنے کے اہل ہیں۔ سب سے بڑھ کر اسلام کی روحانیت ہی کمیونزم کی بھرپور مادیت کا جواب ہے۔ دراصل کمیونزم کا خطاب ہی اسلام کو ہے ورنہ کمیونزم کی مادیت نے تو جنم ہی عیسائیت کی آغوش میں لیا تھا۔ دنیا کی آج ضرورتِ اولیٰ یہی ہے کہ اسے اللہ کا ایسا تصور حاصل ہو جو نوعِ انسانی کو متحد کر کے کرۂ ارضی کی وحدت سے منطبق کر دے۔ جو قوم ان عقائد کی حامل ہو جس سے دنیا کا مستقبل وابستہ ہو، اس کا خود مستقبل روشن کیوں نہ ہو گا؟ اور آج اس کا مقام اعلیٰ کیوں نہ ہو گا؟ لیکن اس مقام کی نشاندہی ہو سکے گی جب ہم دورِ حاضرہ کے ارکانِ طاقت کو مطیع کرتے وقت خود ان کے مطیع نہ ہو جائیں بلکہ اپنا سر اپنے مطمحِ نگاہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

تمام اراکین انصار اللہ متوجہ ہوں

خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں آٹھ سو سے زائد مقامات پر جماعتیں قائم ہیں لیکن قابل توجہ امر یہ ہے کہ ابھی تک ہر جماعت میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں ہیں کہ ان کے ہاں انصار اللہ کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے مجلس قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر کسی مقام پر تین انصار بھی موجود ہوں تو وہاں مجلس قائم ہونی چاہیئے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس تنظیم کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ چھوٹی سی جماعت میں الگ مجلس قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ اطفال، خدام اور انصار کی ذیلی تنظیمیں قائم کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اگر ایک پہلو سے سستی ہو تو دوسرے پہلو سے بیداری پیدا ہو جائے۔ پس یہ ذیلی تنظیمیں خدائی منشاء کے ماتحت جماعت کو بیدار اور چوکس رکھنے کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان میں بڑی برکات مضمر ہیں پس اس اعلان کے ذریعہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے تمام افراد کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں فوراً مجالس قائم کریں۔ امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کی نگرانی میں اپنے میں سے کسی ایک فرد کو زعیم منتخب کریں اور مرکز کو اس انتخاب کی اطلاع دے کر منظوری حاصل کر لیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمادیں۔ اگر ان کی جماعت میں ابھی تک مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں نہیں آیا تو اپنی اولین فرصت میں ۴۰ سال سے زائد عمر کے افراد کو جمع کر کے ان کے زعیم کا انتخاب کرائیں اور مرکز کو جلد مطلع کریں تاکہ منظوری دی جا سکے۔ بذریعہ خطوط بھی صدر صاحبان کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکلا۔ مشرقی پاکستان کے امراء صاحبان خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ اور قیادت ایثار

قیادت ایثار کے سلسلہ میں کام تو بے شک کیا جا رہا ہے۔ مگر موجودہ رفتار کو تسلی بخش ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اصل مقصد تو تب پورا ہوگا۔ جب اس سلسلہ میں ہمارا معیار بہت اونچا اور فعال ہو جائے گا۔ اور ہمارے ارد گرد رہنے والے ہر دکھ اور مصیبت زدہ انسان کی نظر ہماری طرف اٹھنی شروع ہو جائے گی۔ اور ہمارے وجود سراپا خلق خدا کے لئے رحمت اور برکتوں کا موجب بن جائیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

(نائب قائد ایثار)

کتاب ام السنہ ریزرو کروانے والے احباب

جن احباب نے اس کتاب کی کاپیاں ریزرو کروائی ہیں ان کے نام بغرض اطلاع شائع کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر احباب ریزرو کروانا چاہیں وہ فوری طور پر دفتر ربوہ کو مطلع فرمادیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

۱۔ محمد اکمل صاحب بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ — ایک کاپی
۲۔ چوہدری رحمت علی مسلم ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا — ایک کاپی
۳۔ محمود احمد صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ — ایک کاپی
۴۔ سعید احمد صاحب انچارج ایگزیکٹو انجینئر لاہور — ایک کاپی
۵۔ مکرم مشتاق احمد صاحب لیبارٹری اسسٹنٹ سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد — ایک کاپی
۶۔ ڈاکٹر سید محمد رئیس الحق صاحب ڈھاکہ ۹ — ۱۰ کاپی
۷۔ ادارہ اعلیٰ ریجہ ۱۲/۱ کراچی ۲ — ایک کاپی
۸۔ مکرم برکت اللہ صاحب پلیڈر منٹگمری — ایک کاپی
۹۔ ڈاکٹر محمد حسین بھبوراسٹیٹ انڈیا — ایک کاپی
۱۰۔ پیر محمد اکونٹنٹ بشیر آباد — ایک کاپی
۱۱۔ شیخ رفیع الدین صاحب انچارج مسلم احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی — ۲ کاپی
۱۲۔ زبیر احمد صاحب پال لالہ موسیٰ — ایک کاپی
۱۱۔ خلیل الدین صاحب ٹیچر نیاکی گھگ اڑیسہ — دو کاپیاں

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۳۶۱	مکرم لعل خان صاحب چوہان سندھواں مارڈ ضلع شیخوپورہ	۱۰ — ..
۳۶۲	احباب جماعت احمدیہ بستی ضلع پتا در بذریعہ مکرم حکیم فضل محمد صاحب	۳۵ — ..
۳۶۳	" " سنت نگر لاہور بذریعہ میاں چراغ دین صاحب	۱۲ — ..
۳۶۴	" " سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب	۸۸ — ..
۳۶۵	" " اوکاڑہ بذریعہ ماسٹر حاکم علی صاحب	۴۰ — ..
۳۶۶	" " کراچی بذریعہ ملک عبدالرحمان صاحب	۱۲۰ — ..
۳۶۷	لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ " "	۱۰۴ — ۲۵
۳۶۸	مکرم چوہدری خیرالدین صاحب چک ۲۹۵ ضلع لائلپور	۱۶ — ..
۳۶۹	" " جنگل امام شاہ بذریعہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب	۱۰ — ..
۳۷۰	مسز صالح انور صاحبہ کوئٹہ	۱۵۰ — ..
۳۷۱	محترمہ شالا بیگم صاحبہ دہلی کینٹ روڈ ڈھاکہ	۲۵ — ..
۳۷۲	" " کھیوڑہ ضلع جہلم بذریعہ مکرم احمد دین صاحب	۱۵ — ..
۳۷۳	مکرم نذیر احمد صاحب کوہاٹ	۱۰ — ..
۳۷۴	" " مالو کے بھگت بذریعہ مکرم محمد یوسف صاحب	۲۰ — ..
۳۷۵	" " سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں احمد صاحب قمر سنوری	۴ — ۵۰
۳۷۶	" " کوئٹہ بذریعہ مکرم محمد نصیب صاحب عارف	۳۵ — ..
۳۷۷	" " چک نمبر ۱۳ ٹی-ڈی اے ضلع مظفر گڑھ	۱۳ — ۱۵
۳۷۸	" " ڈھاکہ بذریعہ محمد سلیمان صاحب	۱۲ — ..
۳۷۹	" " حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ مکرم چوہدری نصیر احمد خان صاحب	۲۴ — ۵
۳۸۰	" " منٹگمری بذریعہ مکرم محمد خورشید صاحب	۱۰ — ۲۵

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم و محترم قریشی ضیاء الحق صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے والد بزرگوار ۸/۸/۶۳ کی رات کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گوناگوں صفات سے متصف تھے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سٹاف سیکرٹری)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی سید نذیر احمد شاہ جو عرصہ سے بعارضہ بخار اور ضعف جگر بیمار آ رہا تھا اپنے گاؤں چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا میں ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء کو وفات پاکر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلا گیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی اہلیہ صاحبہ بھی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا صرف ایک کمسن بچہ یادگار رہ گیا ہے۔

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور بچے کی نیک بخت کے لئے دعا فرمائیں

(حافظ سید بشیر احمد ہمدانی معلم گھوگھیاٹ مبانی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل بشیر آباد اسٹیٹ کی اہلیہ محترمہ و بچے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول)

۲۔ میرے بہنوئی عبدالقدیر صاحب سکنہ بھیانوالہ ضلع سیالکوٹ ایک ماہ سے درد گردہ سے بیمار ہیں بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(عبدالمجید کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۱۰۱ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے۔ حسب ذیل درستی فرمائی جائے۔

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بغداد ۸ اگست۔ سکوپجی میں پچھلے ۲۴ گھنٹوں کے اندر نو مرتبہ زلزلے کے ہلکے جھٹکے آتے رہے واضح رہے کہ پچھلے ہفتے سکوپجی کا شہر قیامت خیز زلزلہ سے تباہ ہوگیا تھا۔

● کوئٹہ ۸ اگست۔ پاکستان میں روس کے ناظم الامور نے کل گورنمنٹ ہاؤس میں صدر پاکستان سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر امور خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل آغا شاہی بھی موجود تھے اس ملاقات کی درخواست روسی ناظم الامور نے کی تھی۔

● کوئٹہ ۸ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق مستقبل قریب میں قبائلی علاقوں میں بھی مصالحتی عدالتیں قائم کی جائیں گی وہ آج یہاں بنیادی جمہوریتوں کی سہ روزہ کونشن کا افتتاح کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی کامیابی ملک کی سیاسی۔ اقتصادی اور معاشی بیداری کا زندہ ثبوت ہے گورنر نے کہا کہ مصالحتی عدالتوں کے قیام سے عوام کیلئے حصول انصاف آسان ہوگیا ہے اور وہ مقدمہ بازی میں وقت اور روپیہ کے غیر ضروری ضیاع سے بچ گئے ہیں۔

● کراچی ۸ اگست۔ برطانیہ کی خریداری کا کوٹہ پورا ہوجانے اور امریکی منڈی میں پاکستانی مصنوعات پر اچانک پابندی سے سوتی ٹیکسٹائل کی برآمد میں تشویشناک حد تک کمی ہوگئی ہے اور غیر فروخت شدہ ذخائر میں بے مثال اضافہ ہوگیا ہے

● جھنگ ۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مال گاڑیوں کی آمد و رفت میں تعطل اور تاخیر اور رکاوٹیں ختم کرنے کے لئے بہت جلد مسافر گاڑیوں کی تعداد میں ۲۵ فیصدی کمی کر دی جائے گی اس سلسلہ میں ایک تجویز بیوپاریوں اور واپڈا کے مطالبہ پر تیار کی گئی ہے صوبے کے بیوپاریوں اور واپڈا کا کہنا ہے کہ مال گاڑیوں کی ناکافی تعداد اور سست رفتاری کی وجہ سے ان کے مال کی ترسیل میں کافی دیر لگتی ہے جو اقتصادی ترقی کی راہ میں بڑی طرح حائل ہے صوبائی وزیر ریلوے خان عبدالوحید خان نے بتایا کہ بعض ایسے علاقوں میں مسافر گاڑیوں کی تعداد کم کرنے کی تجویز زیر غور ہے جہاں ریلوے کو مالی طور پر نقصان ہو رہا ہے۔

● مرکزی وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے کہا ہے کہ کانفرنس لائنز نے مغربی ممالک کے لئے پاکستانی مصنوعات کے برآمدی کرایہ میں یکطرفہ طور پر ساڑھے بارہ فی صد کا جو اضافہ کیا ہے اس کے پیش نظر وزارت مواصلات برآمدات کے متبادل نظام پر غور کر رہی ہے۔

● لاہور ۸ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان نے حکم دیا ہے کہ صوبہ میں ٹیکس سے بچنے کے امکانات کو کم سے کم کرنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں۔ انھوں نے ہدایت کی ہے کہ جن شعبوں میں ٹیکس سے بچنے کے امکانات نمایاں ہیں ان میں خاص طور پر اقدامات سخت کئے جائیں ایسے شعبوں میں سینما گھر اور ریس کلب شامل ہیں گورنر نے مزید ہدایت کی ہے کہ جو لوگ نادہندہ ہوں ان کو مثالی سزا دی جائے تاکہ ٹیکس سے بچنے کا رجحان ختم ہو سکے ان احکامات کے نتیجہ میں صوبائی محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن محکمہ مال کے مشورہ سے ٹیکس جمع کرنے کے موجودہ طریق کار میں ترمیم کرنے اور ٹیکسوں سے گریز کرنے کے سد باب کے لئے ایک تنظیم قائم کرنے کے لئے مفصل تجاویز مرتب کر رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان تجاویز پر عمل درآمد کے بعد حکومت کو سالانہ ساڑھے تین کروڑ روپے مزید حاصل ہو سکیں گے

● لاہور ۸ اگست۔ وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے کہا کہ روسی حکومت پاکستان کی اس پیشکش پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان طویل المیعاد تجارتی معاہدہ کیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ کراچی میں حال ہی روسی تجارتی وفد سے میری ملاقات ہوئی تھی اور اس میں ہم نے دونوں ملکوں کی تجارت بڑھانے کے امکان پر تبادلہ خیال کیا تھا۔ ہم نے روس کے ساتھ طویل المیعاد تجارتی معاہدوں کی جو پیشکش کی تھی اس کا روس کی طرف سے مکمل جواب نہیں ملا ہے تاہم روسی وفد کے ارکان نے بتایا کہ روسی حکومت اس پیشکش پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے جناب وحید الزمان نے کہا کہ ہم نہ صرف روس بلکہ مشرقی یورپ کے دوسرے ملکوں کیساتھ بھی تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں روس اور چیکوسلواکیہ پاکستان سے زیادہ مقدار میں کپاس اور پٹ سن خریدنے کے خواہشمند ہیں۔

● لاہور ۸ اگست۔ صوبائی حکومت نے تعلیم و تربیت اور مطالعہ کی سہولتوں کے لئے چوبیس سے زیادہ سکیمیں منظور کی ہیں جن پر نو کروڑ روپے خرچ ہوں گے ان سکیموں پر جلد ہی عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ صوبے کے غیر سرکاری کالجوں کو تعلیمی سہولتوں میں اضافہ اور نئے منصوبوں کی تکمیل کے لئے پندرہ لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں غیر سرکاری سیکنڈری اسکولوں کو دس لاکھ روپے دیئے جائیں گے پنجاب یونیورسٹی کیمپس کی تعمیر کو تیز کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں یہ رقم پچپن لاکھ روپے کی اس رقم کے علاوہ ہے جو مختلف ترقیاتی سکیموں کے لئے پہلے ہی منظور کی جا چکی ہے

● لاہور ۸ اگست۔ صرافہ مارکیٹ میں مستحکم رجحان رہا آٹا کے نرخوں میں سوا روپیہ فی بوری کا اضافہ ہوا ہے چینی ۵۰ پیسہ فی من کے حساب سے سستی ہوئی۔

● پشاور ۸ اگست۔ مسٹر علی ارشد جنہیں کابل میں پاکستان کا ناظم الامور مقرر کیا گیا ہے کل تورخم کی سرحد عبور کر کے افغانستان پہنچ گئے تاکہ اپنا عہدہ سنبھال سکیں کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے مسٹر شبیر محمد کو کابل میں اتاشی اور سید رسول رضا کو پریس اتاشی مقرر کیا گیا ہے۔

● نئی دہلی ۸ اگست۔ بھارتی حکومت آئین میں ایک ترمیم کے ذریعے پارلیمنٹ کے اختیارات وسیع کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ بعض لوگوں کو جائداد سے بھی محروم کر سکے آج مدراس میں سوتنترا پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں بھارتی حکومت کے اقدام کی مذمت کی گئی اور اس بل کو خطرناک اقدام تصور کیا گیا۔

● کراچی ۸ اگست۔ یونیورسٹی آرڈیننس کی تنسیخ کے سوال پر ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ جس کی صدارت صوبائی گورنر کریں گے وہ دس اگست کو یہاں پہنچیں گے اور اگلے روز کانفرنس بلائیں گے اس میں کمشنر کراچی ڈویژن وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن اور صوبائی وزیر صحت مسٹر محمد خان جونیجو کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام بھی شرکت کریں گے۔

● جھنگ ۸ اگست۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ شیخ محمد امیر علی نے میونسپل لائبریری پارک میں "آم" کا پودا لگا کر جھنگ میں ہفتہ شجرکاری کا افتتاح کیا آپ نے تقریر کرتے ہوئے زمینداروں۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور معززین سے کہا کہ ہمارے ملک میں درختوں کی بہت کمی ہے، اور بالخصوص ضلع جھنگ کو علاوہ دوسری ضروریات کے سیم کے سدباب کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگنے چاہئیں

● ڈھاکہ ۸ اگست۔ ماہرین نے بتایا ہے کہ اگر کاغذ بنانے کے لئے پٹ سن کے ڈنٹھل استعمال کئے جائیں تو اس سے کرافٹ پیپر جیسے دو اور کارخانے لگ سکتے ہیں ایک اندازے کے مطابق مشرقی پاکستان میں ہر سال پٹ سن کے تیس لاکھ ٹن ڈنٹھل ضائع ہو جاتے ہیں اگر ان کو کاغذ بنانے کے لئے استعمال کیا جائے تو ملک بہت زیادہ زر مبادلہ کما سکتا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ پٹ سن کے ڈنٹھلوں کا گودا بانس کے گودے کی طرح کام دے سکتا ہے مشرقی پاکستان کے ایک کارخانے میں بانس کے گودے سے تیس ہزار ٹن کاغذ سالانہ بنایا جاتا ہے لیکن بانس کی سپلائی یکساں نہیں رہتی (ایسٹ ریجنل لیبارٹری نے پٹ سن کے ڈنٹھل سے کاغذ تیار کرنے کی ایک سکیم تیار کرلی ہے۔

● کراچی ۸ اگست۔ پاور کمیشن کی رپورٹ صدر ایوب کو پیش کی جائے گی پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی جو پاور کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں اس رپورٹ کو صدر کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کل صبح بذریعہ طیارہ راولپنڈی جائیں گے۔

تصحیح:۔ اخبار الفضل ۲ اگست کی اشاعت میں مرزا ارشاد احمد صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ مسل نمبر ۱۷۱۰۷ کی بجائے ۱۴۰۷ شائع ہوا ہے گواہ شد نذیر نصیر احمد موصی ۱۲۲۰۸ کی بجائے گواہ شد مہر نصیر احمد موصی ۱۲۰۸ لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

۲۹-۳۰-۳۱ اگست ۱۹۶۳ء

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں ۲۹ تا ۳۱۔ اگست ۶۳ء کے ایام میں منعقد ہو رہا ہے جس میں جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان مال کا شامل ہونا ضروری ہے اس اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ ۲۹ اگست بروز جمعرات ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا اور ۳۱۔ اگست بروز ہفتہ ۱۲ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوگا۔

مرکز سے علماء کرام بھی انشاء اللہ شامل ہوں گے لہذا ملتمس ہوں کہ مذکورہ عہدیدار حضرات اس میں بالالتزام شمولیت فرمائیں۔ طعام و قیام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا اور اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ جلدی شائع کر کے جماعتہائے ضلع میں پہنچا دیا جائے گا۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ)

امانت تحریک جدید میں ادائیگی اور وصولی کا انتظام

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ امانت تحریک جدید میں ۱۳ر جولائی ۶۳ء سے رقوم کی ادائیگی اور وصولی کا انتظام ہوگیا ہے اس لئے احباب اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امانت تحریک جدید میں اپنی رقوم جمع کرانے کے لئے بہت زور دیا ہے امید ہے کہ جماعت کے دوست اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضور کی منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہوں گے اور ان کی دعاؤں کے بھی مستحق ہوں گے

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماءِ گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۱۔ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ معہ عزیز شعیب احمد ۔۔ ۱۰۰۰ — ۰۰
۲۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب منجانب دختر سیدہ امۃ الصمد طلعت صاحبہ مرحومہ ۔۔ ۳۰۰ — ۰۰
۳۔ ایک مخلص بہن جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتیں ۔۔ ۱۰۰۰ — ۰۰
۴۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالحمید صاحب قصور ضلع لاہور ۔۔ ۳۰۰ — ۰۰
۵۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد ضلع سرگودھا منجانب والد منشی کریم بخش صاحب مرحوم ۔۔ ۳۱۳ — ۰۰
۶۔ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب داڑی ضلع ملتان ۔۔ ۳۰۰ — ۰۰
۷۔ مکرم محمد شہاب الدین صاحب سنگاپور ۔۔ ۳۰۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امریکہ ٹرانسمیٹر کے سودے میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا

بھارتی حکومت کو امریکہ کا جواب

واشنگٹن ۹ راگست۔ امریکہ نے بھارت سے کہا ہے کہ ٹرانسمیٹر کے سودے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اور اگر وائس آف امریکہ کے پروگرام نشر نہ کئے جائیں تو اسے ایک ہزار کلوواٹ کا ٹرانسمیٹر نہیں دیا جائے گا۔ بی بی سی نے یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اگلے ہفتے بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر اس سودے کے بارے میں نہرو حکومت کو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑیگا واضح رہے کہ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے حال ہی میں کہا تھا کہ حکومت بھارت نے امریکہ سے ٹرانسمیٹر کے سودے میں بعض تبدیلیاں کرنے کو کہا ہے۔

بجلی کمیشن کی رپورٹ پیش کر دی گئی

راولپنڈی ۹ راگست۔ چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر ایک سادہ سی تقریب میں ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے بجلی کمیشن کی رپورٹ صدر محمد ایوب خان کی خدمت میں پیش کی۔ صدر محمد ایوب خان نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے بجلی کمیشن کے صدر اور ارکان کی محنت کی تعریف کی اور توقع ظاہر کی کہ کمیشن کی رپورٹ سے حکومت کو ملک میں بجلی پیدا کرنے کے وسائل کی صورت معلوم ہو جائے گی جس سے بجلی کی قیمتوں کو معقول سطح تک لانے میں مدد ملے گی۔

بھارتی فوج کی فائرنگ

مظفر آباد ۹ راگست اطلاع ملی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مقیم بھارتی فوج کے دستوں نے بھمبر کے قریب موضع کوٹلی میں گھروں میں سوئے ہوئے آزاد کشمیر کے باشندوں پر اندھا دھند فائرنگ کی ہے۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر کے دوسرے علاقوں سے بھی بھارتی فوجیوں کی طرف سے متارکہ جنگ کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اطلاعات ملی ہیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

بھارت کیلئے پندرہ کروڑ ڈالر کی امداد

واشنگٹن۔ ۹ راگست۔ بھارت کو امداد دینے والے ملکوں کے ادارے نے بھارت کو مزید پندرہ کروڑ ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے اس طرح بھارت کو امسال سال کے دوران مجموعی طور پر ایک ارب پانچ کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی امداد ملے گی۔ واضح رہے ادارے نے اس سے پہلے بھارت کے لئے ۹۱ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد منظور کی تھی۔

پاکستان میں نئی صنعتوں کا قیام

کراچی ۹ راگست۔ انٹرنیشنل ایجنسی کے ایک پروگرام کے تحت چھ امریکی فرمیں مقامی سرمایہ کے اشتراک سے پاکستان میں نئی صنعتیں قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گی۔ ان میں دو کمپنیاں عمدہ قسم کی کاغذسازی کا پلانٹ اور باقی چار فرمیں مشین ٹول پلانٹ، کاربن بلیک پلانٹ۔ پلاسٹک پلانٹ اور مچھلی کو ڈبوں میں بند کرنے کا پلانٹ لگانے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔

"ہم توازن قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں"

بھارت کی اسلحہ بندی کے سلسلہ میں امریکی سفیر کا بیان

کوئٹہ ۹ راگست، پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر میکناگی نے یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ امریکہ نے تربیلا بند کی تعمیر کے سلسلہ میں مالی امداد دینے کا کوئی حتمی وعدہ نہیں کیا تھا لہذا امریکہ کے وعدہ سے پھر جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امداد پاکستان کلب، طاس سندھ کے پورے منصوبہ پر غور کرتی ہے۔

امریکی سفیر مسٹر میکناگی نے جو صدر ایوب سے ملنے کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے اخبار نویسوں کو مزید بتایا کہ حکومت پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اینگلو امریکی ثالثی کی تجویز کے بارے میں جن تین نکات کی وضاحت طلب کی تھی امریکی حکومت ان پر غور کر رہی ہے ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں کیا مدد کر سکتے ہیں امریکی سفیر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کوئی بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ چین بھارت پر حملہ کرے گا لیکن ہمیں توقع ہے کہ لڑائی نہیں ہوگی جب ان سے دریافت کیا گیا کہ امریکی حکومت بھارت کو بڑے پیمانہ پر اسلحہ مہیا کرنے کے خلاف پاکستان کے احتجاج پر کان کیوں نہیں دھرتی تو مسٹر میکناگی نے کہا میں آپ کے نقطۂ نظر کو بخوبی سمجھتا ہوں ہم توازن قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

"پاکستان نے خودمختاری کی حفاظت کے لئے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں"

صدر ایوب کا اعلان

کوئٹہ ۹ راگست۔ صدر ایوب نے یہاں کہا کہ مغربی ملکوں کی مدد سے بھارت کی فوجی طاقت میں اندھا دھند اضافہ سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے حکومت اس سے پوری طرح باخبر ہے اور اس نے پاکستان کی خودمختاری کی حفاظت کے لئے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مسلمانوں کا مقام

(بقیہ صفحہ ۵)

کی سطح پر وقتی مفاد سے بلند و بالا رکھیں۔ جہاں مغرب کا علم، سائنس اور ٹکنیک تو حاصل کریں وہاں اس کی زندگی کا طور طریق نہ اپنائیں کہ خود مغربی مبصرین کی رائے میں یہ ان کی تہذیب کا کمزور ترین حصہ ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے مقام کے تعین کی ذمہ داری ہمارے علمائے کرام پر ہوگی کہ وہ کس روشن ضمیری اور بصیرت کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ (زبیدہ سلیمی)

شیخ عبداللہ نے حکومت کی شرائط پر رہا ہونے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۹ راگست شیخ محمد عبداللہ نے بھارتی حکومت کی اس پیشکش کو پھر مسترد کر دیا ہے کہ اگر وہ حکومت سے سمجھوتہ کر لیں تو انہیں رہا کر دیا جائے گا اور مقدمہ بھی واپس لے لیا جائے گا۔ اور کہا ہے کہ کشمیریوں کے حق خود اختیاری کے بغیر مسئلہ کشمیر کا کوئی باعزت تصفیہ ممکن نہیں ہے مقامی ہفت روزہ "ایلیننگ ویو" کے مطابق شیخ محمد عبداللہ نے بھارتی حکومت کی پیشکش کے جواب میں کہا ہے کہ وہ اپنے اصولوں کو تبدیل نہیں کر سکتے اور وقتی مصلحتوں کے لئے زندہ رہنے کی نسبت اصولوں کی خاطر موت کہیں بہتر ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ نے بھارتی حکومت کو واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام ہی کریں گے اس کے بغیر تصفیہ کشمیر ناممکن ہے۔

درخواستِ دعا

مکرمی مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی کراچی کی بچی بدستور بیمار ہے تازہ اطلاع ہے کہ اس کو ہسپتال میں داخل کرا دیا ہے دس روز سے زبان بالکل بند ہے۔ بخار تو ٹوٹ گیا ہے۔ سرسام کی تکلیف بدستور ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار

شیخ عظیم الرحمان
ہیڈ کلرک نظارت اصلاح وارشاد ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴